خطباتِ منیر

فی رفعت

سراجِ منیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تالیف

مولانا منیر احمد معاویہ

مکتبہ امام اعظمؒ

جامعہ فاروقیہ کوٹ حاجی شریف اڈا تلونڈی تحصیل چونیاں

ضلع قصور 0300-0331-6588153

Scanned with CamScanner

حرفِ آغاز

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَعَلَّمَہُ الْبَیَانِ وَاَکْرَمَہُ بِالْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْوَرَعِ وَالْبُرْھَانِ وَاَشْھَدُاَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ ﴿﴾ امابعد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضور نبیِ اکرم رحمتِ دوعالم شاہِ دوعالم سرورِ دوعالم فخرِ دوعالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرتِ طیبہ کا عنوان ایک ایسا عنوان ہے جو ایک سدا بہار پھول کی حیثیت رکھتا ہے اس عنوان کو جب چھیڑو جس پہلو سے چھیڑو یہ ایک سدا بہار پھول ہے جس کی خوشبو انسان کے دل و دماغ تک پہنچتی ہے اور انسان اس خوشبو کی وجہ سے جھوم اٹھتا ہے۔ ہمارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت ھیرے کی طرح چمکدار ہے ہیرے کو جیسے بھی پرکھو خوبصورت اعلیٰ اور چمکدار ہی نظر آتا ہے۔ ایسے ہی ہمارے آقا نبی اکرم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ ہے کہ جس پہلو سے بھی دیکھو گے اعلیٰ خوبصورت اور چمکدار نظر آئے گی۔ حضور نبی اکرم سید الاوّلین والآخرین امام الانبیاء والمرسلین۔ ختم الرُسل۔ افضل الرُسل۔ احسن الرُسل۔ اجمل الرُسل۔ اکمل الرُسل اطہر الرُسل۔ اطیب الرُسل۔ اشرف الرُسل۔ اعظم الرُسل۔ اجود الرُسل۔ اشجع الرُسل۔ ارفع الرُسل ﷺ کی اتنی عظمت' رفعت' شان اور مقام ہے کہ اگر ساری کائنات کے کاغذ اور درختوں کے پتوں کو اکٹھا کرلیا جائے اور ساری کائنات کے درختوں کی قلمیں بنائی جائیں اور ساری کائنات کے پانی کو اکٹھا کر کے سیاہی بنالی جائے پھر تمام انسان، جن، فرشتے، ان کاغذوں' پتوں اور سیاہی کے ذریعے حضور نبی اکرم رحمۃ للعلمین آنِ دوجہاں جانِ دوجہاں شانِ دوجہاں رسولِ دوجہاں۔ آنِ دوعالم جانِ دوعالم شانِ دوعالم برھانِ دوعالم فخرِ دوعالم رسولِ دوعالم سیدِ دوعالم [illegible] العجم سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان مبارکہ کو لکھنا شروع کر دیا جائے تو حضور نبی اکرم ﷺ صاحبِ جمال صاحبِ کمال صاحبِ نبوت صاحبِ رسالت صاحبِ عظمت صاحبِ

Scanned with CamScanner

رفعت صاحبِ شفاعت صاحبِ سیف صاحبِ غزوات صاحبِ آیات صاحبِ معجزات صاحبِ معراج صاحبِ مقام محمود صاحبِ رحمت کی عظمت، رفعت، شان، مقام، مرتبہ اور بلندی کبھی بھی ختم نہیں ہوسکتی قرطاس وقلم وسیاہی، انسان، جن، فرشتے سب کے سب ختم ہوسکتے ہیں مگر سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مبارک زلفوں کے ایک بال کی شان بھی ختم نہیں ہوسکتی۔ آقا ﷺ کی شان لکھنے کے لیے جس نے بھی قلم اٹھایا بالآخر اسے یہ لکھنا پڑا۔

لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءَ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اس لیے کہ حضور نبی اکرم آقائے نامدار مدینے کے تاجدارِ دو جہاں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ مطہرہ مقدسہ مکرّمہ ہر چیز میں اعلیٰ ہر چیز میں منفرد ہر چیز میں ارفع ہر چیز میں افضل۔ ہر چیز میں اشرف ہر چیز میں اجمل ہر چیز میں اکمل ہر چیز میں اکرم ہر چیز میں اعظم ہر چیز میں یکتا ہے۔ ولادت میں یکتا بچپن میں یکتا لڑکپن میں یکتا جوانی میں یکتا ذات میں یکتا بات میں یکتا عظمت میں یکتا رفعت میں یکتا فضیلت میں یکتا امانت میں یکتا دیانت میں یکتا امامت میں یکتا سیادت میں یکتا عبادت میں یکتا خطابت میں یکتا فصاحت میں یکتا بلاغت میں یکتا صداقت میں یکتا سخاوت میں یکتا عدالت میں یکتا شرافت میں یکتا اطوار میں یکتا اخلاق میں یکتا اخلاص میں یکتا حُسن میں یکتا جمال میں یکتا کمال میں یکتا بیان میں یکتا نام میں یکتا کام میں یکتا بلکہ ہر چیز میں یکتا ہیں۔

محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات وہم و گماں سے بھی بلند

خدا کا حسن انتخاب لاجواب

رفعت سراج منیر ﷺ میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا بیشتر مواد وہ ہے جو میں خطبات جمعہ و دیگر دینی اجتماعات کانفرنسوں میں بیان کرتا رہا ہوں۔ جب کاغذ قلم اٹھایا تو اس میں مزید اضافہ ہوتا چلا گیا۔ تاہم تقریر کو تحریر کا جامہ پہنانا اتنا آسان کام نہ تھا خصوصاً میرے لیے یہ کام خاصا دشوار تھا کہ اپنی کم علمی و کم مائیگی کا شدت سے احساس تھا۔ لیکن احباب کے اصرار نے اس بھاری بوجھ کے

Scanned with CamScanner

اٹھانے پر آمادہ کر ہی لیا خالق ارض وسما کا نام لیکر اس کام کو شروع کیا نصرت خداوندی شامل حال رہی وہ کام جو مجھے نا تجربہ کاری کی بنا پر ناممکن نظر آ رہا تھا اللہ رب العزت کی کرم نوازی سے ممکن ہی نہیں بلکہ آسان ہو گیا ابتدائی مرحلہ میں صرف دس تقریروں پر اکتفا کیا گیا ہے انشاء اللہ قارئین کی دعاؤں احباب کی حوصلہ افزائی سے یہ سلسلہ مزید آگے بڑھے گا۔ ابتدا ہی سے اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ کتاب میں مذکورہ واقعات کو باحوالہ بیان کیا جائے تا کہ ایک خوبصورت دلنشین کتاب بن جائے تاہم قارئین کرام سے درخواست ہے کہ انسان خطا کا پتلا ہے یقیناً مجھ سے بھی غلطیاں ہوئی ہوں گی مجھے میری غلطی پر ضرور مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح کر لی جائے۔ اور جن حضرات نے میری جیسے بھی مدد فرمائی میں ان کا بے حد مشکور ہوں اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ میری اس سعی کو قبول فرمائے اور میرے لیے، میرے والدین کے لیے، میرے اساتذہ اکرام کے لیے، میرے بہن بھائی کے لیے، میرے اہل وعیال اور میرے عزیز واقارب کے لیے صدقہ جاریہ وذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین

گر قبول افتد زہے عز و شرف

دعاؤں کا طالب

ابوعلی منیر احمد معاویہ

خطیب جامعہ عثمانیہ اڈا تلونڈی تحصیل چونیاں، ضلع قصور

Scanned with CamScanner

تاثرات

شیخ الحدیث مولانا عبدالقیوم حقانی

الحمد لحضرۃ الجلالۃ والصلوۃ والسلام علیٰ خاتم الرسالۃ

حضرت مولانا منیر احمد کی تقریر و خطابت محتاج تعارف نہیں علمی اور عوامی حلقوں میں ان کی تقریریں، بیانات مواعظ اور دروس کا سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ چونکہ تقریر کے ساتھ مولانا موصوف کو تحریر سے بھی لگاؤ ہے سو ان کے دل میں یہ داعیہ پیدا ہوا کہ ان کے مواعظ و بیانات باقاعدہ زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر آئیں۔ کتابت و طباعت کے مراحل سے پہلے مولانا موصوف نے اپنے خطبات کا مسودہ مجھے اس غرض سے دیا کہ اسے پڑھ کر اپنے تاثرات قلم بند کروں لیکن میں کہ اپنی علمی بے مائیگی اور ہیچ مدانی کا معترف خود کو اس کا اہل نہیں سمجھتا کہ خطابت کے میدان کے شہسواروں کی خطیبانہ عظمتوں کو میزان عدل میں تول سکوں میرا مقام ہرگز یہ نہیں تکمیل حکم کرتے ہوئے اپنے طالبعلمانہ تاثرات لکھ رہا ہوں۔

مولانا منیر احمد اپنے اکابر کے مشن و اہداف کے مطابق ہمہ جہتی دینی شعبوں کی طرح دعوت و تبلیغ سے بھی وابستہ ہیں اس راہ سے وہ دیوبندی فکر اور مسلک اہل سنت والجماعت کے لئے جو کام کر رہے ہیں وہ لائق صد تحسین و شریک ہے اپنے جوانی اور تمام تر صلاحیتوں کو احیائے دین اور احیائے شریعت میں لگا رہے ہیں وہ اپنے مواعظ و خطبات سے زندگی کی ہر ہر پہلو سے سنوارنے اور دینی حوالے سے نکھارنے کی مساعی جمیلہ میں مصروف کار ہیں آغاز کار اور رفتار کار تو عیاں و بیاں ہے۔ یقیناً انجام کار اس سے بھی روشن تر ہوگا۔ انشاء اللہ

پیش نظر کتاب جس کا نام "خطبات منیر" تجویز کیا گیا ہے مختلف دینی موضوعات پر مشتمل سنجیدہ مواد کے گلہائے ہمہ رنگ و خوشبو سے سجا ہوا گلدستہ ہے جو مختلف عنوان کے تحت کئی حصوں پر مشتمل ہے۔ کتاب پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا منیر احمد ایک مخصوص طرز تقریر کے مالک ہیں ان کی زبان صاف، سادہ، رواں، شائستہ اور بیان میں تسلسل ہے ان کا رنگ تقریر بالکل منفرد اور اسلوب بیان جداگانہ ہے۔

گل جو چمن میں ہیں ہزار، دیکھ ظفر ہے کیا بہار   سب کا ہے رنگ الگ الگ سب کی ہے بو جدا جدا

قدرت نے مولانا موصوف کو زبان و بیان کی بے بہا خوبیوں سے نوازا ہے ان کے بیانات میں علم و فضل کے ساتھ تحقیق کا مزہ اور عشق کی چاشنی ملتی ہے ان کا انداز تقریر فرقہ پرستانہ نہیں بلکہ محققانہ ہے۔ ان کی تقریر پٹی

Scanned with CamScanner

ہوئی لکیر نہیں ہوتی سچی بات ہے ولید یر ہوتی ہے جس شخص کو بھی کوچہ خطابت سے کبھی گزرنے کا موقع ملا ہے وہ اس امر کی تصدیق کرے گا کہ مولانا موصوف شہر خطابت کی اونچی مسند پر بٹھائے جانے کے قابل ہیں۔

پیش نظر خطبات کا یہ مجموعہ روایتی خطبات اور مواعظ جیسا نہیں بلکہ یہ خطبات حقیقت میں اس قابل ہیں کہ انہیں خطبات کے نام سے پکارا جائے اور دنیا ان کے مطالعہ سے اسلامی تعلیمات اور حقائق سے آگاہی حاصل کرنے میں کامیاب ہو۔

قصور میں ختم نبوت کانفرنس تھی مولانا نے اپنے تازہ ترین خطبات کے مسودات عنایت فرمائے شب وروز کے اسفار تدریسی تصنیفی کام جامعہ ابوہریرہ کا اہتمام والصرام اور ہجوم کار کے پیش نظر حرفاً حرفاً دیکھنا تو بہت ہی مشکل ہے مگر جہاں سے دیکھا خوب بلکہ خوب تر پایا پڑھا اور پڑھتا ہی چلا گیا جہاں سے پڑھا دل نے گواہی دی کہ جا این جا است مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ مولانا موصوف نے بہت تھوڑے وقت میں بہت زیادہ کامیابیاں حاصل کی ہیں اپنے خطبات کی کئی جلدیں شائع کر ڈالیں۔ اپنے وابستگان میں شوق مطالعہ، ذوقِ علم، تڑپ، ولولہ اور عبادت کا جذبہ پیدا کر دیا بہت کم لوگوں کو اتنی جلد یہ کامیابی نصیب ہوتی ہے لیکن ابھی قطرے سے گہر ہونے میں بہت مراحل پڑے ہیں اللہ کرے کہ یہ مراحل بھی وہ بہ نفس نفیس طے کریں اور ہم سب کے لئے شادابی قلب ونظر کا سامان فراہم کریں۔

عبدالقیوم حقانی

جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ کے پی کے

(۲۶/شعبان ۱۴۳۹ھ/۱۳/مئی ۲۰۱۸ء)

Scanned with CamScanner

بسمہ تعالیٰ

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین

سیرت النبی علی صاحبھا الف الف تحیۃ و سلام ایک ایسا سمندر ہے جسکا کوئی ساحل نہیں سیرت طیبہ کو بیان کرنا ،لکھنا ،سننا اورسنانا بڑی سعادت مندی کی بات ہےاور حبِ رسول ﷺ وعشق رسول ﷺ سے قلوب معطر ومنور کرنے کیلئے اکسیر ہے آج تک اس موضوع پر بے شمار کتب منظرِ عام پرآچکی ہیں جن میں سے برادرِ محترم **مولانا منیر احمد معاویہ صاحب** کی تصنیفِ لطیف **خطباتِ منیر فی رفعت سراجِ منیر** بھی ہے۔

بندہ نے بعض مقامات کا مطالعہ کیا تو بہت دلچسپ اور مفید پایا جسکو مؤلف نے بڑے اہتمام کے ساتھ عام فہم اور سہل انداز میں مرتب کیا ہے جو کہ دلوں میں نشاط اور حبِ رسول ﷺ کوتر وتازہ کرتی ہے اور عوام وخواص کیلئے ایک نئی سمت وجہت اجاگر کرنے والی ہے۔

امید ہے کہ اس سے خطباء اور طلباء خوب مستفید ہونگے۔

اللہ تعالیٰ اسے شرفِ قبولیت سے نوازے اور مؤلف کیلئے شفاعتِ رسول ﷺ کا ذریعہ بنائے (آمین)

بندہ: **داؤد احمد** غفرلہ

Scanned with CamScanner

جمال سراج منیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِوَلِيِّهٖ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى نَبِيِّهٖ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ الْمُتَأَدِّبِيْنَ بِاٰدَابِهٖ--------

اما بعد

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ-بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ۔ صدق اللہ العظیم (سورۃ تین)

رسول مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیے
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہیے
شریعت کا ہے یہ اصرار ختم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیے
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیے
جب ان کا ذکر ہو دنیا سرتاپا گوش بن جائے
جب ان کا نام آئے مرحبا صل علیٰ کہیئے

حضرات گرامی قدر، سامعین محترم۔آج کی بابرکت محفل میں حضور سید الانبیاء سرکار دو عالمؐ کے حسن و جمال کا موضوع لے کر حاضر ہوا ہوں میں اپنی بساط کے مطابق آپؐ کے حسن و جمال کے متعلق کچھ عرض کروں گا۔اللہ مجھے سچ سچ کہنے کی توفیق بخشے۔حقیقت میں حضور سرور کائنات کے حسن و جمال کو بیان کرنا یہ ایسے ہے جیسے سورج کے سامنے چراغ جلا کر رکھ دیا جائے۔ اصل میں حضورؐ کی شان مقام مرتبہ اور حسن و جمال کو صرف خدا کی ذات ہی جانتی ہے کہ اس کی کیا تعریف ہے کیا مرتبہ ہے۔جس کسی نے بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کی اسے بلآخر یہ کہنا پڑا۔

لا یمکن الثناء کما کان حقہ۔
بعد زا خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

Scanned with CamScanner

خطبہ میں جو آیت تلاوت کی گئی اس کے اصلی مصداق انبیاءؑ ہیں اور ان میں اعلیٰ ارفع احسن اجمل افضل حضور سرور کائنات ﷺ کی ذات بابرکات ہے تو اس وجہ سے آپ ﷺ کی ذات آپ ﷺ کا وجود اقدس آپ ﷺ کا حلیہ مبارک بابرکت بامقدس باانور باحسن اور باجمال ہے اس لئے محبوب رب کی ہر چیز حسن و جمال والی ہے۔

ہر چیز باجمال

آپ ﷺ کا بدن مبارک باجمال ☆ آپ ﷺ کے بدن مبارک کا رنگ باجمال
آپ ﷺ کا قد مبارک باجمال ☆ آپ ﷺ کا سر مبارک باجمال
آپ ﷺ کی پیشانی مبارک باجمال ☆ آپ ﷺ کی آنکھ مبارک باجمال
آپ کی پلکیں مبارک باجمال ☆ آپ ﷺ کے ابرو مبارک باجمال
آپ ﷺ کی ناک مبارک باجمال ☆ آپ ﷺ کا لعاب مبارک باجمال
آپ ﷺ کے دانت مبارک باجمال ☆ آپ ﷺ کے رخسار مبارک باجمال
آپ ﷺ کی گردن مبارک باجمال ☆ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ باجمال
آپ ﷺ کی انگلیاں مبارک باجمال ☆ آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک باجمال
آپ ﷺ کے پاؤں مبارک باجمال ☆ آپ ﷺ کے جوڑ مبارک باجمال
آپ ﷺ کے بال مبارک باجمال ☆ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک باجمال
آپ ﷺ کے بالوں کا رنگ باجمال ☆ آپ ﷺ کی کلائی مبارک باجمال
آپ ﷺ کا سینہ مبارک باجمال ☆ آپ ﷺ کی کمر مبارک باجمال
آپ ﷺ کی ایڑی مبارک باجمال ☆ آپ ﷺ کے تلوے مبارک باجمال
آپ ﷺ کا پسینہ مبارک باجمال ☆ آپ ﷺ کی نیند مبارک باجمال
آپ ﷺ کی داڑھی کی کیفیت باجمال ☆ آپ ﷺ کی زلفوں کی کیفیت باجمال

آپ ﷺ کی ہر چیز اور ہر چیز کی کیفیت باجمال

حسیناں جمیلاں دا منہ موڑ دتا
محمد ﷺ بنا رب قلم توڑ دتا

Scanned with CamScanner

حلیہ مبارک

قد مبارک:

سید الاوّلین والاخرین بہت ہی شاندار تھے آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا لیکن مجمع میں آپ سب سے زیادہ بلند معلوم ہوتے تھے۔

حلیہ مبارک کیسے بیاں ہو
اس کی کسی میں تاب کہاں ہو
گنگ یہاں پر کیوں نہ زبان ہو
ہیں وہ سراپا نورِ مجسم
صلی اللہ علی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

چہرہ مبارک:

سید المرسلین محبوب خدا کا چہرہ انور ماہ بدر کی طرح چمکتا تھا۔ یہ حسن اور خوبروئی اس طرح تھی کہ گورے رنگ کے اندر کچھ سرخی دمکتی تھی۔ جس سے کمال درجہ ملاحت پیدا ہوگئی تھی اور پیارے رخسار نہایت شفاف ہموار تھے۔

ماہ منور مہر درخشاں
جس پہ صدقے یوسف کنعاں
جن پر قربان موسیٰ عمران
جن پر واری عیسیٰ مریم
صلی اللہ علی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

سر مبارک:

سید الکونین فخر دو جہاں ﷺ کا سر مبارک قدرے بڑا جو عقلمندی کی نشانی ہے اور بال

Scanned with CamScanner

مبارک کانوں کی لوتک تھے کبھی کندھوں تک اور سر مبارک کے بیچ میں مانگ نکلی رہتی تھی اور بال ہلکی سی پیچیدگی لئے ہوئے یعنی بل دار تھے۔

مر کر کسی کی زلف پہ معلوم ہو تجھے
فرقت کی رات کٹتی ہے کس پیچ و تاب میں
یارب صلی وسلم دائماً ابداً
علی حبیبك خیر الخلق کلھم

پیشانی مبارک:

سید دو جہان فخر دو عالم ﷺ کی پیشانی مبارک کشادہ تھی اور ابرو خمدار باریک اور گنجان تھے دونوں ابرو جدا جدا تھے۔ ایک دوسرے سے ملے ہوئے نہ تھے دونوں ابرو کے درمیان میں ایک رگ تھی۔ جو غصہ کے وقت ابھر جاتی تھی۔

آنکھیں مبارک:

سید دو عالم محسن اعظم ﷺ کی آنکھیں مبارک بڑی اور خوش رنگ تھیں جن کی پتلی نہایت سیاہ اور ان کی سفیدی میں سرخ دوڑے پڑے ہوئے تھے۔ اور پلکیں دراز تھیں۔ آپؐ کے حسن و جمال سے نگاہ سیر نہ ہوتی تھی۔

خمار آلودہ آنکھوں پر ہزار میکدے قربان
وہ قاتل بے پئے ہی رات دن مخمور رہتا ہے
صلی اللہ علی محمد ☆ صلی اللہ علیہ وسلم

ناک مبارک:

سید الانبیاء سرورِ دو عالم ﷺ کے ناک مبارک پر ایک چمک اور نور تھا۔ جس کی وجہ سے بینی مبارک بلند معلوم ہوتی تھی۔

ہر جلوہ پر ضیاء رخ انور کا نور ہے
شانوں میں کیا بلند یہ شانِ حضور ہے

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علی محمد ☆ صلی اللہ علیہ وسلم

دہن ودندان مبارک:

سید المرسلین افضل الرسل سرکار دو عالم ﷺ کا دہن مبارک موزونیت کے ساتھ فراخ تھا اور دندان مبارک باریک آبدار تھے اور سامنے کے دانتوں میں ذرا ذرا سا فصل تھا جس سے تکلم اور تبسم کے وقت ایک نور نکلتا تھا۔

حیا سے سر جھکا لینا ادا سے مسکرا دینا
حسینوں کو بھی کتنا سہل ہے بجلی گرا دینا

صلی اللہ علی محمد ☆ صلی اللہ علیہ وسلم

ریش مبارک:

سید الانبیاء وامام الانبیاء آقائے دو جہاں ﷺ کی ریش (داڑھی) مبارک بھرپور اور گنجان بالوں والی تھی۔ جس نے آپ ﷺ کو اور بھی زینت دے دی تھی۔ جو ہیبت اور عظمت کو بڑھاتی تھی جمال اور خوبصورتی میں بھی رعب ہوتا تھا۔

شوق افزوں مانع عرض تمنا رعب حسن
بارہا دل نے اٹھائے ایسی لذت کے مزے

صلی اللہ علی محمد ☆ صلی اللہ علیہ وسلم

سینہ مبارک:

سید الکونین رحمتہ اللعالمین ﷺ کا سینہ مبارک۔ وسیع وعریض دکھائی دیتا تھا۔ پیٹ مبارک سینہ مبارک سے ملا ہوا تھا۔ موزوں اور مناسب تھا سینہ انور سے ناف مبارک تک ایک لکیر سی جاتی تھی۔

تیرا سینہ مبارک ہے حق کا آئینہ تیرا چہرہ نور مبین ہے
تیرا کوچہ گلشن قدس ہے تیرا شہر بلد امین ہے

Scanned with CamScanner

گردن مبارک:

گردن مبارک محبوب کل ختم رسل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی گردن مبارک ایسی پتلی اور خوبصورت تھی جیسی تصویر کی گردن تراشی ہوئی ہو۔ صفائی اور چمک میں چاندی جیسی تھی اور دونوں کندھوں کے درمیان ختم نبوت کی مہر تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپؐ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ نبیوں کو ختم کرنے والے تھے۔

(شمائل ترمذی، العطور المجموعۃ)

رخ تو مطلع مہر مبین ہے لالہ و گل ہیں یا یہ جبیں ہے
آپ سا مہرو کوئی نہیں ہے آپ ہیں ایسے سرور عالم
بدر ہے یا وہ وجہ الانور گل ہے یا وہ جبین الازھر
کیا شے ہے وہ جسمِ معطر مشک ہے یا وہ زلف برہم
صلی اللہ علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نبی ﷺ کے جسم اقدس سے خوشبو:

حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبیؐ مسجد سے نکل کر گھر کی طرف چلے تو بچوں نے حضور ﷺ کو گھیر لیا تو حضور ﷺ نے ہر ایک بچے کو پیار دیا اور ان کے چہروں پر ہاتھ پھیرا تو حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میرے رخسار پر بھی حضور ﷺ نے ہاتھ رکھا مجھے ایسی ٹھنڈک محسوس ہوئی اور ایسی خوشبو آئی۔ گویا کہ وہ ہاتھ ابھی عطردان سے نکالا ہوا ہے۔

کستوری سے زیادہ خوشبو:

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شکل مبارک میں بھی سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔ میں نے ریشم کا دبیز یا باریک کپڑا یا کوئی اور چیز ایسی نہیں چھوئی جو نبیؐ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو میں نے کبھی کوئی کستوری یا کوئی عطر ایسا نہیں سونگھا جو نبیؐ کے پسینہ سے زیادہ خوشبو والا ہو۔

Scanned with CamScanner

پسینہ نبوت میں خوشبو:

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ حضرت انس کے گھر تشریف لے گئے۔ وہاں آپ آرام فرمانے کے لئے لیٹ گئے جب آپ سو رہے تھے تو آپ کے جسم مبارک پر پسینہ آ گیا۔ حضرت انسؓ کی والدہ ام سلیمؓ نے ایک شیشی میں آپ ﷺ کا مبارک پسینہ جمع کرنا شروع کر دیا۔ ابھی وہ پسینہ جمع کر رہی تھیں کہ حضور ﷺ کی آنکھ کھل گئی آپ نے ام سلیمؓ کو دیکھ کر فرمایا ''ام سلیمؓ تم یہ کیا کر رہی ہو؟'' انہوں نے عرض کیا! یارسول اللہ ﷺ یہ آپ کا پسینہ مبارک ہے ہم اسے اپنی خوشبوؤں میں ڈال کر استعمال کرتے ہیں۔ اس پسینے کی برکت سے وہ ساری خوشبوؤں سے زیادہ خوشبودار بن جاتی ہے۔

خوشبو والوں کا گھر:

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ میں نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا ہے اور اب اسے رخصت کر کے شوہر کے گھر بھیجنا چاہتا ہوں مگر میرے پاس کوئی خوشبو نہیں ہے اس سلسلے میں آپ میری مدد کریں اور کوئی خوشبو مجھے عنایت فرمائیں۔

اس شخص کی بات سن کر حضور ﷺ نے فرمایا میرے پاس کوئی خوشبو تو نہیں ہے مگر تم کل ایک کھلے منہ والی شیشی اور کسی درخت کی لکڑی میرے پاس لے آنا۔ دوسرے روز وہ آدمی ایک شیشی اور لکڑی لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور ﷺ نے اپنے دونوں پاؤں سے پسینہ اتار کر اس شیشی میں ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ شیشی پوری بھر گئی۔ پھر آپ ﷺ نے وہ شیشی اس شخص کو دیتے ہوئے فرمایا:

''اپنی بیٹی سے کہنا اس لکڑی کو اس شیشی میں بھگو کر اپنے اوپر مل لیا کرے''

وہ شخص لکڑی اور شیشی لے کر اپنی بیٹی کے پاس گیا اور دونوں چیزیں اپنی بیٹی کو دے دیں۔ وہ جب کبھی اس مبارک پسینہ کو اپنے استعمال میں لاتی تو سارے مدینہ والوں تک اس کی خوشبو پہنچتی یہاں تک کہ اس کے گھر کا نام ہی ''خوشبو والوں کا گھر'' مشہور ہو گیا۔ (خصائص الکبریٰ)

Scanned with CamScanner

ثناء تیری بیاں کیا ہو
صفت تیری رقم کیا ہو
نہ اس قابل زبان نکلی
نہ اس لائق قلم نکلا

حسن کی سرداری:

سید ولد آدم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر چیز کی سرداری عطا فرمائی ہر معاملے میں افضلیت عطا فرمائی۔حضرت ابو ہریرہؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔انا سید ولد آدم میں ساری اولاد آدم کا سردار ہوں۔

تو حضورؐ جب ہر چیز ہر کام ہر معاملے میں سب کے سردار ہیں تو یقیناً حسن و جمال میں بھی آپؐ سب کے سردار ہیں۔تو پھر مجھے یہ کہنے کا حق ہے۔کہ

عالم ارواح میں آپ سب کے سردار ☆ بیت اللہ میں آپؐ سب کے سردار
مسجد اقصیٰ میں آپؐ سب کے سردار ☆ دنیا میں آپؐ سب کے سردار
آخرت میں آپؐ سب کے سردار ☆ حشر میں آپؐ سب کے سردار
حوض کوثر پر آپؐ سب کے سردار ☆ حساب کے وقت آپؐ سب کے سردار
جنت میں آپؐ سب کے سردار ☆ خطابت میں آپؐ سب کے سردار
شفاعت میں آپؐ سب کے سردار ☆ شرافت میں آپ سب کے سردار
فصاحت میں آپؐ سب کے سردار ☆ بلاغت میں آپؐ سب کے سردار
صداقت میں آپؐ سب کے سردار ☆ دیانت میں آپؐ سب کے سردار
امانت میں آپؐ سب کے سردار ☆ عدالت میں آپؐ سب کے سردار
رسالت میں آپؐ سب کے سردار ☆ علم میں آپؐ سب کے سردار
حلم میں آپؐ سب کے سردار ☆ کرم میں آپؐ سب کے سردار
اخلاق میں آپؐ سب کے سردار ☆ رحمت میں آپؐ سب کے سردار
ایمان میں آپؐ سب کے سردار ☆ اسلام میں آپؐ سب کے سردار
تقویٰ میں آپؐ سب کے سردار ☆ اخلاص میں آپؐ سب کے سردار

Scanned with CamScanner

نبوت میں آپؐ سب کے سردار ☆ بشریت میں آپؐ سب کے سردار
حسن میں آپؐ سب کے سردار ☆ جمال میں آپؐ سب کے سردار
ہر چیز میں آپؐ سب کے سردار ☆ انا سید ولد آدم

حسنِ مصطفیٰ بزبان ابوہریرہؓ

حضرت ابوہریرہؓ حضورؐ کا حسن و جمال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین اور بہتر میں نے کسی چیز کو نہ دیکھا۔

فرمایا: مارایت شیئًا یہ نہیں فرمایا مارایت انسانا۔

کہا انسان تو کیا میں نے کسی چیز کو بھی نبی سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔

حسن مصطفیٰ بزبان انسؓ

حضرت انسؓ نبی کا حسن بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَزْھَرَ اللَّوْنِ کَاَنَّ عَرَقَہ اللُّوْلُوْ۔ فرمایا نبی کا رنگ سفید روشن تھا۔ پسینہ کی بوند حضور اقدسؐ کے چہرہ پر ایسی نظر آتی تھی۔ جیسے موتی۔ (سبحان اللہ)

حسن مصطفیٰ بزبان جابرؓ

حضرت جابرؓ بن سمرہ سے کسی شخص نے پوچھا کہ کیا نبی کا چہرہ مبارک تلوار جیسا چمکدار تھا تو بول اٹھے لابل مثل الشمس والقمر۔ نہیں نہیں حضورؐ کا مبارک چہرہ تو آفتاب و ماہتاب جیسا تھا۔ (سبحان اللہ)

حسن مصطفیٰ بزبان مرتضیٰ

حضرت علیؓ حضور ﷺ کا حسن بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔ مَنْ رَاٰہُ بَدِیْھَۃً وَمَنْ خَالَطَہ مَعْرِفَۃً اَحَبَّہ فَیَقُوْلُ نَاعِتُہ لَمْ اَرَ قَبْلَہ وَلَا بَعْدَہ مِثْلَہ۔ فرماتے ہیں جو کوئی اچانک حضورؐ کے سامنے آجاتا وہ دبل جاتا جو پہچان کر آ بیٹھتا وہ آپؐ

Scanned with CamScanner

کا ہو جاتا۔ دیکھنے والا کہتا کہ میں نے آپ ؐ جیسا کوئی بھی اس سے پہلے یا بعد میں نہیں دیکھا۔ (سبحان اللہ)

حسن مصطفٰے بزبان ربیع بنت معوذؓ

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے عمار بن یاسرؓ کے پوتے نے کہا کہ نبی کا کچھ حلیہ بیان فرمایئے تو انہوں نے فرمایا لو رایت الشمس طالعة اگر تو حضور ؐ کو دیکھ لیتا تو سمجھتا کہ سورج نکل آیا۔ (سبحان اللہ)

حسن مصطفٰے بزبان براءؓ

حضرت براءؓ سے کسی نے پوچھا کہ آپ ؐ کا چہرہ کیا تلوار جیسا شفاف تھا تو فرمایا نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔ قال لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ۔ اس لئے کہ تلوار کی چمک میں سفیدی غالب ہوتی ہے۔ نورانیت نہیں۔ چاند میں سفیدی بھی ہوتی ہے نورانیت بھی۔

حسن مصطفٰے بزبان کعبؓ

فرماتے ہیں اِذَا سَرَّ اِسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰی كَاَنَّهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ ۔ جب حضور ؐ خوش ہوتے تو آپ ؐ کا چہرہ چاند کی طرح روشن اور چمکتا ہوا نظر آتا تھا۔

اس پر حضرت عائشہؓ ابو کبیر ہذلی کا یہ شعر پڑھا کرتی تھی۔

واذا نظرت الی اسرة وجهه برقت کبرق العارض المتهلل

جب ان کے چہرے کی دھاریاں دیکھو تو وہ یوں چمکتی ہیں جیسے روشن بادل چمک رہا ہو۔ حضرت ابو بکر آپ ؐ کو دیکھ کر یہ شعر پڑھتے تھے۔

امین مصطفی بالخیر یدعو
کضوء البدر زایله الظلام

آپ امین ہیں، چنیدہ برگزیدہ ہیں خیر کی دعوت دیتے ہیں۔ گویا ماہ کامل کی روشنی ہیں جس سے تاریکی آنکھ مچولی کھیل رہی ہے۔

(عطور المجموعہ)

Scanned with CamScanner

یوسف علیہ السلام کا حسن

قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ مذکور ہے۔ جو ایک لمبا واقعہ ہے۔ صرف یوسف علیہ السلام کے حسن کے متعلق کچھ ذکر کر کے آگے جاؤں گا۔ یوسف علیہ السلام بکتے بکاتے مصر میں پہنچے۔ بادشاہ کے ہاں رہتے تھے زر خرید غلام تھے۔ اللہ نے حسن بہت عطا فرمایا تھا۔ زلیخا یوسف علیہ السلام پر عاشق ہوئی جو بادشاہ مصر کی بیوی تھی تو اس پر مصر کی عورتوں نے طعنے دینا شروع کر دیئے کہ بادشاہ کی بیوی ہو کر ایک غلام پر عاشق ہے کبھی کچھ کہا جاتا کبھی کچھ کہا جاتا تو اس سے زلیخا تنگ آ گئی تو ان طعنوں کا جواب دینا چاہا کہ کسی نہ کسی طریقہ سے ان دوسری عورتوں کا منہ بند کیا جائے تو اس نے مصر کی بڑی بڑی عورتوں کی ایک دعوت کی جس میں بہت ساری عورتوں نے شرکت کی اور دوسری طرف زلیخا نے یوسف علیہ السلام کو کہا کہ جس وقت میں آپ کو بلاؤں اس وقت آپ نے عورتوں کو ایک جھلک دکھانی ہے۔ ساری عورتوں کے سامنے پھل اور فروٹ رکھ دیئے اور ہاتھوں میں ایک ایک چھری دے دی۔ جس وقت ان عورتوں نے اپنے ہاتھوں میں کاٹنے کے لئے پھل لئے تو اس وقت یوسف کو آواز دی۔ جب وہ آئے عورتوں نے یوسف علیہ السلام کے حسن کا نظارہ کیا تو آپے سے باہر ہو گئیں اپنی خبر رہی نہ اس کی خبر رہی کہ ہمارے ہاتھوں میں کیا ہے بجائے پھل کو کاٹنے کے اپنے ہاتھوں پر چھریاں چلا لیں۔ سب لہولہان کسی نے اپنی انگلی کاٹ لی کسی نے انگوٹھا کاٹ لیا کسی نے کچھ۔ اور اپنی زبان سے کہا جس کی قرآن شہادت دیتا ہے۔

وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ

(سورۃ یوسف آیت ۳۱)

کہا خدا کی قسم یہ انسان نہیں ہو سکتا یہ تو کوئی خدا کا فرشتہ ہے۔ بشر میں یہ حسن جمال کہاں جو یوسف میں ہے تو زلیخا نے ان کو کہا یہی ہے وہ جس کے بارے میں تم مجھے طعنے دیا کرتیں تھیں میں نے تو نہ کبھی اپنے کپڑے پھاڑے نہ انگلیاں کاٹیں نہ اپنے آپ سے باہر ہوئی تم نے آج پہلی دفعہ یوسف کو دیکھا ہے تو اپنے آپ کو بھی بھول گئیں میں تو روز یوسف کو دیکھتی ہوں۔ میرے ساتھ تو روز یوسف ہیں۔

Scanned with CamScanner

میرے بھائیوں! یہ یوسف علیہ السلام کا حسن تھا۔ جس کو دیکھ کر مصر کی ساری عورتیں اپنا دل دے بیٹھیں۔

معزز سامعین! اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو جو حسن و جمال دیا اس کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حسن کو تقسیم کیا تو آدھا حسن ساری دنیا کو دیا اور آدھا حسن صرف اکیلے یوسف علیہ السلام کو عطا فرمایا۔ جسے دیکھ کر لوگ حیران رہ جاتے۔

حسن نبی ﷺ

جس وقت ہمارے آقا علیہ السلام کو حسن و جمال دینے کی باری آئی تو اللہ نے ان دونوں حصوں کو ملا کر محمد ﷺ کے وجود اقدس میں رکھ دیا۔

حسنِ کل

حضرت یوسف علیہ السلام جب مصر کی گلیوں میں چلتے تو ان کے چہرے سے حسن کی کرنیں پھوٹ کر دیواروں کو ایسے روشن کر دیتیں جیسے سورج اور چاند کی روشنی ہوتی ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ کو جو حسن و جمال عطا ہوا اس کی نہ نظیر ہے نہ مثال ہے نہ کوئی جواب ہے کسی شاعر کا قول ہے۔

فجوهر الحسن فيه غير منقسم۔ آپ کو حسن کا جو جوہر ملا تھا وہ صرف آپ ہی کا حصہ تھا اس کو تقسیم کر کے کسی کو نہیں دیا گیا تو میرے دوستو۔ حضور اکرم کو حسن کل عطا فرمایا گیا۔ اسی پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ کہ مصر کی عورتوں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو انہوں نے اپنی انگلیاں کاٹ لیں اگر میرے محبوب کو دیکھتیں تو دلوں کے ٹکڑے کر دیتیں۔

حسن اور جمال

حسن اور جمال میں ایک فرق ہے حسن کہتے ہیں چہرے کی خوبصورتی کو رنگ کے سفید ہونے کو رنگ کے سرخ ہونے کو لیکن جمال کہتے ہیں کہ ہر چیز اپنی جگہ مکمل ہو۔

- اگر چہرے پر نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی چہرہ نہیں ہوسکتا۔
- اگر آنکھ پر نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی آنکھ نہیں ہوسکتی۔
- اگر دانت پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے اس سے بہتر کوئی دانت نہیں ہوسکتا۔
- اگر ابرو پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے اس سے بہتر کسی کا ابرو نہیں ہوسکتا

Scanned with CamScanner

- اگر ناک پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی ناک نہیں ہوسکتی۔
- اگر ہونٹ پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی ہونٹ نہیں ہوسکتے۔
- اگر پیشانی پر نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی پیشانی نہیں ہوسکتی۔
- اگر داڑھی پہ نظر پڑ جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کسی کی داڑھی نہیں ق
- اگر کلائی پہ نظر پڑ جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کسی کی کوئی کلائی نہیں
- اگر بال پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی بال نہیں ہوسکتا۔
- اگر سر پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی سر نہیں ہوسکتا۔
- اگر انگلی پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی انگلی نہیں ہوسکتی۔
- اگر ہاتھ پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی ہاتھ نہیں ہوسکتا۔
- اگر بازو پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی بازو نہیں ہوسکتا۔
- اگر گردن پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی گردن نہیں ہوسکتی۔
- اگر سینے پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی سینہ نہیں ہوسکتا۔
- اگر پاؤں پہ نظر جائے تو عقل یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی پاؤں نہیں ہوسکتا۔

اور اگر سر سے لے کر پاؤں تک پورے وجود پہ نظر جائے تو عقل۔ نظر۔ فہم۔ ذہن۔ ادراک دل۔ دماغ۔ سوچ۔ سمجھ یہ فیصلہ کرے کہ اس سے بہتر کوئی وجود نہیں ہوسکتا۔

حضرات محترم۔ میرے پیغمبر حضور سرور کائنات کو اللہ نے جمال عطا کیا تھا۔ کیوں؟ اس لئے کہ اِنَّ اللّٰـهَ جَمِيْلٌ وَيُحِبُّ الْجَمَالَ۔ اللہ خود بھی جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حسن عطا فرمایا تھا تو میرے نبی کو جمال عطا فرمایا تو پھر یقیناً جمال حسن سے آگے ہے جو حضور سید الکونین حضرت محمدؐ کے حصے میں آیا۔

جمال کو تیرے کب پہنچے حسن یوسف کا
وہ دلربائے زلیخا تو شاہد ستار

کیا کچھ کہا

حضرات محترم! سید الکونین امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے چہرہ انور کی جن حضرات نے زیارت کی جنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے حسن و جمال کے نظارے کیئے انہوں نے پھر حضور نبی اکرم

Scanned with CamScanner

ﷺ کے حسن وجمال کا تذکرہ کرتے ہوئے کیا کچھ کہا۔

- کسی نے سرکاردوعالم ﷺ کے چہرہ انور کو سورج کی طرح روشن کہا۔
- کسی نے سرکاردوعالم ﷺ کے چہرہ انور کو چودہویں کا چاند کہا۔
- کسی نے سرکاردوعالم ﷺ کے چہرہ انور کو چاند کا چمکتا ہوا ٹکڑا کہا۔
- کسی نے سرکاردوعالم ﷺ کے چہرہ انور کو چاندی جیسا سفید کہا۔
- کسی نے سرکاردوعالم ﷺ کے چہرہ انور کو تلوار جیسا چمکدار کہا۔
- کسی نے سرکاردوعالم ﷺ کے چہرہ انور کو سفید نی سرخی مائل کہا۔
- کسی نے سرکاردوعالم ﷺ کے چہرہ انور کو حسن و جمال کا پیکر کہا۔
- کسی نے سرکاردوعالم ﷺ کے چہرہ انور کو سفید چمکدار کہا۔
- کسی نے سرکاردوعالم ﷺ کے چہرہ انور کو روشن چراغ کہا۔
- کسی نے سرکاردوعالم ﷺ کے چہرہ انور کو چانداور سورج کہا۔
- کسی نے سرکاردوعالم ﷺ کے چہرہ انور کو چڑھتا ہوا سورج کہا۔
- کسی نے سرکاردوعالم ﷺ کے چہرہ انور کو ہر چیز سے بہتر کہا۔
- کسی نے سرکاردوعالم ﷺ کے چہرہ انور کو سراج منیر کہا۔

ہرایک نے اپنے اپنے انداز میں سرکاردوعالمؐ کے حسن جمال کا تذکرہ کیا کسی نے کیا کہا کسی نے کچھ کہا کس نے بہت کچھ کہا تو کسی نے بہت زیادہ کہا لیکن جس نے بھی کہا اس کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا۔

لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ۔ بعداز خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔

حضور نبی ﷺ کا حسن علی رضی اللہ عنہ کی زبانی:

حضور نبی اکرم رسول محترم ﷺ کے چچازاد بھائی اور داماد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے حسن و جمال کا بڑا خوبصورت تذکرہ فرمایا ہے۔

- حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں۔ جنہوں نے آقا علیہ السلام کو خلوت میں دیکھا......
- جلوت میں دیکھا......
- محفل میں دیکھا......

Scanned with CamScanner

- تنہائی میں دیکھا......
- نیند میں دیکھا......
- بیداری میں دیکھا......
- خوشی میں دیکھا......
- غمی میں دیکھا......
- مکہ میں دیکھا......
- مدینہ میں دیکھا......
- بدر میں دیکھا......
- اُحد میں دیکھا......
- خندق میں دیکھا......
- خیبر میں دکھا......
- حدیبیہ میں دیکھا......
- حنین میں دیکھا......
- گھر میں دیکھا......
- باہر دیکھا......
- بازار میں دیکھا......
- مسجد میں دیکھا......
- شادی سے قبل دیکھا......
- شادی کے بعد دیکھا......
- آسائش میں دیکھا......
- پریشانی میں دیکھا......
- عبادت کرتے ہوئے دیکھا......

Scanned with CamScanner

- آرام فرماتے ہوئے دیکھا......
- سحری کھاتے ہوئے دیکھا......
- افطاری کرتے ہوئے دیکھا......
- حالت جنگ میں دیکھا......
- زمانہ امن میں دکھا......
- ہتھیار پہنے دیکھا......
- مصلے پہ کھڑے دیکھا......
- قبل از اعلان نبوت دیکھا......
- بعد از اظہار رسالت دیکھا......
- ابوطالب کے گھر میں دیکھا......
- خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں دیکھا......
- حضر میں دیکھا......
- سفر میں دیکھا......
- مسجد نبویؐ میں دیکھا......
- بیت اللہ میں دیکھا......
- علی رضی اللہ عنہ نے آقا علیہ السلام کو جوانی میں دیکھا......
- بڑھاپے میں دیکھا......
- صبح کو دیکھا......
- شام کو دیکھا......
- دن کو دیکھا......
- رات کو دیکھا......
- اندھیرے میں دیکھا......

Scanned with CamScanner

- اجالے میں دیکھے......
- اکیلے بھی دیکھا......
- رفقاء میں دیکھا......
- کھاتے ہوئے دیکھا......
- پیتے ہوئے دیکھا......
- چلتے ہوئے دیکھا......
- کھڑے ہوئے دیکھا......

الغرض۔انہوں نے سرورِ دو عالم ﷺ کی سیرت کو بھی دیکھا اور صورت کو دیکھا......آپ رضی اللہ عنہ، جمالِ مصطفیٰ، جلالِ مصطفیٰ اور کمالِ مصطفیٰ ﷺ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ

نبی ﷺ کا قد مبارک نہ بہت لمبا تھا نہ بالکل چھوٹا (بلکہ درمیانہ قد کے تھے)

شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ دونوں ہتھیلیاں اور پاؤں گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔

ضَخْمُ الرَّأْسِ ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ سر مبارک بڑا۔جوڑوں کی ہڈیاں مضبوط تھیں۔

طَوِيْلُ الْمَسْرُبَةِ سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی ایک باریک دھاری تھی۔

اِذَا مَشٰى تَكَفَّا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ آپؐ جب چلتے تو قدرے جھک کر، گویا کسی بلند جگہ سے نیچے اتر رہے ہوں۔ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ ﷺ۔ میں نے آپؐ جیسا حسین وجمیل نہ آپؐ سے پہلے کوئی دیکھا اور نہ آپ کے بعد کوئی دیکھا۔(شمائل ترمذی)

سر سے لے کر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
جیسے منہ سے بولتا قرآن وہ تقریر ہے
حسن مصطفیٰ کو دیکھ کر سوچتی ہے یہ دنیا
وہ مصور کیسا ہو گا جس کی یہ تصویر ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اس فرمان میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے جسمانی اوصاف وکمالات کا کمال نقشہ بیان فرمایا ہے۔جسمانی اعضاء کی بناوٹ بھی بے مثال۔سجاوٹ بھی بے مثال......نفاست

Scanned with CamScanner

بھی بے مثال...... طہارت بھی بے مثال...... کرامت بھی بے مثال...... چال بھی بے مثال...... ڈھال بھی بے مثال۔ جمال بھی بے مثال۔ کمال بھی بے مثال۔ اور نبی کی ہر چیز بے مثل و بے مثال ہے۔

حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جابر رضی اللہ عنہ کی زبانی

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشہور صحابی جابر بن سمرہؓ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن و جمال کی بڑی خوبصورت تصویر کشی کی ہے۔ فرماتے ہیں؟ میں نے ایک روشن رات میں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سرخ جبہ پہنے ہوئے دیکھا۔ سبحان اللہ

اللہ اکبر! وہ کیسا عجب منظر ہوگا جب امام الانبیاء مسجد نبوی کے صحن میں آرام فرما ہوں گے۔ مسجد کی سرزمین، امام الرسل کی چمکدار جبین...... رات کا سہانا موسم......

روشن رات...... آسمان پر چودھویں کا چاند چمک رہا ہے۔ مسجد نبوی کے صحن میں مدینے کا چاند دمک رہا ہے۔ وہ رات کو نکلتا ہے، دن کو نظر نہیں آتا۔ یہ رات کو بھی چمکتا ہے اور دن کو بھی دمکتا ہے۔ اس کی روشنی چند گھنٹے اور اس کی نورانیت قیامت تک۔

واہ جابرؓ! تیری قسمت کے کیا کہنے؟ تیری عظمت کے کیا کہنے؟ تیری رفعت کے کیا کہنے؟ تیرے مرتبے کے کیا کہنے۔ تیرے مقام کے کیا کہنے۔

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے
یہ بڑے نصیب کی بات ہے

جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

رَءَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ اُضْحِیَۃٍ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک چمکتی ہوئی چودھویں کی رات میں سرخ جبہ پہنے ہوئے دیکھا۔ آپ مسجد نبوی کے صحن میں چہرہ آسمان کی طرف کئے لیٹے ہوئے تھے۔ جسم اقدس سرخ چادر سے ڈھانپا ہوا اور چہرۂ انور کھلا ہوا تھا۔

آسمان پر چودھویں کا چاند چمک رہا تھا اور...... مسجد نبویؐ کے صحن میں مصطفیٰ...... کا چہرہ دمک رہا تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَیْہِ وَاِلَی الْقَمَرِ۔

Scanned with CamScanner

میں قریب کھڑا کبھی آسمان کے چاند کو دیکھتا تھا اور کبھی مصطفیٰ ﷺ کے چہرہ انور کو دیکھتا تھا۔ کبھی نظریں آسمان پر...... کبھی نگاہیں امام دو جہاں پر...... میں نے دیکھا وہ بھی چمکدار، یہ بھی چمکدار...... وہ بھی روشنی پھیلانے والا...... یہ بھی نورانیت پھیلانے والا...... وہ بھی خوبصورت...... یہ بھی خوبصورت وہ بھی حسن والا یہ بھی حسن والا وہ رات کو چمکنے والا یہ دن رات کو چمکنے والا۔ حضرت جابرؓ بار بار اور کئی بار دیکھنے اور دونوں کا موازنہ کرنے کے بعد فیصلہ فرماتے ہوئے کہتے ہیں۔

فَلَهُوَ عِنْدِیْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ۔

البتہ مجھے رسول اللہ ﷺ چودھویں کے "چاند سے زیادہ حسین نظر آئے۔ (شمائل ترمذی)

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کوئی انصاف ہے
چاند کے منہ پر چھائیاں مدنی کا چہرہ صاف ہے

حسنِ مصطفےٰ ﷺ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی زبانی

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور سید الانبیا ﷺ کو ایسا حسن و جمال عطا فرمایا تھا کہ جو نبی اکرم ﷺ کو دیکھتا وہ آپ ہی کا ہو جاتا ہے حضرت ابورافعؓ انہی مقدس ہستیوں میں ہے جنہوں نے آپ کے چہرہ انور کی زیارت کی اور مشرف با اسلام ہوئے نہ آپ سے قرآن کی تلاوت سنی نہ آپ سے کوئی حدیث سنی نہ آپ کے اعمال دیکھے نہ آپ کے افعال دیکھے نہ آپ کے خصائل فضائل اور محامد پر نظر کی آپ کے حسن کا نظارہ کیا آپ کے جمال کا نظارہ کیا۔ صرف آپؐ کے چہرہ انور کی زیارت کی آپؐ کے رخسار کا نظارہ کیا، آپ کے چمکدار دانتوں کو دیکھا آپ کے ابرو کا نظارہ کیا آپ کے بال مبارک کا نظارہ کیا آپ کی چمکدار ناک کا نظارہ کیا آپ کی دلنشین آنکھوں کا نظارہ کیا آپ کے حلیہ مبارک کا نظارہ کیا نظارہ کرتے ہی صرف دیکھتے ہی کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئے اور رضی اللہ عنہ کا مصداق بن گئے (سبحان اللہ)

حضرت ابورافعؓ کو قریش مکہ نے اپنا نمائندہ بنا کر حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس مدینہ بھیجا جب مدینہ میں آئے اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے تو ابورافع مسجد نبوی میں جاتے ہیں وہاں دیکھتے ہیں کہ سرکار دو عالم کی محفل کا رنگ ہی نرالا ہے آپ صحابہ کے درمیان میں تشریف فرما ہیں ابورافع دربار رسالت میں حاضر ہوتے ہیں اور سرکار دو عالمؐ کے حسن و جمال کی طرف دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں حسن مصطفےٰ کا نظارہ ہو رہا ہے ابورافع دیکھتا جا رہا ہے۔ اور حیران ہے کہ

Scanned with CamScanner

رخ مصطفیٰ ﷺ ہے وہ آئینہ کہ ایسا دوسرا آئینہ
نہ کسی کی بزم خیال میں نہ نگاہِ آئینہ ساز میں

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں:

فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُلْقِيَ فِيْ قَلْبِيْ الْاِسْلَامُ

فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے چمکتے اور دمکتے ہوئے چہرہ انور کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا فرما دی۔ اور مسجد نبوی میں یہ اعلان کر دیا کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا فرمان

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سلام بھی انہی مقدس انسانوں میں ہے جنہوں نے رسول اکرم ﷺ کا چہرہ انور دیکھا اور حسن جمال کا نظارہ کیا اور ساتھ ہی ساتھ یہ اعلان کر دیا۔ اِنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ۔ حضرت عبداللہ بن سلام کوئی معمولی انسان نہیں تھے بلکہ پہلے ہی سے بڑے عقل منداور سمجھدار تھے۔ بلکہ یہودیوں کے بہت بڑے عالم مذہبی رہنما اور لیڈر تھے۔ اپنے قبول اسلام کا واقعہ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں بھی حضور ﷺ کی زیارت کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ فرماتے ہیں کہ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ اِنْجَفَلَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَاَنَا فِيْمَنْ اِنْجَفَلَ۔ جب سرکار دوعالم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ جوق در جوق آپ ﷺ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے میں بھی دربار رسالت میں حاضر ہونے والوں میں سے ایک تھا۔ فرماتے ہیں۔ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ۔ کہا جب میں نے سرکار دوعالم ﷺ کے چہرہ انور کو دیکھا تو میں نے یہ فیصلہ کیا کہ اتنے حسن و جمال والا چہرہ کسی جھوٹے کا نہیں ہوسکتا اور پھر کچھ ہی دیر بعد یہ اعلان کر دیا کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔
(سیرت مصطفیٰ ۔ بخاری شریف)

حسن نبی ﷺ حسان بن ثابت کی زبانی:

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات ﷺ کے حسن و جمال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

Scanned with CamScanner

وَاَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِى
وَاَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِالنِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

آپ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے نہیں دیکھا۔اور آپ سے زیادہ جمیل آج تک کسی عورت نے نہیں جنا آپ ہر عیب سے محفوظ پیدا کیئے گئے ہیں۔گویا کہ جیسا آپ نے چاہا تھا اسی طرح آپ کو پیدا فرمایا گیا ہے۔

معزز سامعین! ہمیں حکم ہے کہ عیب کے قریب مت جاؤ۔

- نہ غازی عیب کے قریب جائے۔
- نہ حاجی عیب کے قریب جائے۔
- نہ مجاہد عیب کے قریب جائے۔
- نہ عوام عیب کے قریب جائیں۔
- نہ خواص عیب کے قریب جائیں۔
- نہ علماء عیب کے قریب جائیں.
- نہ صلحاء عیب کے قریب جائیں۔
- نہ فقہاء عیب کے قریب جائیں۔
- نہ اولیاء عیب کے قریب جائیں۔

الغرض ہمیں سب کو یہ حکم ہے کہ گناہوں کے قریب نہ جاؤ۔

عیبوں کے قریب نہ جاؤ۔
فسق و فجور کے قریب نہ جاؤ۔

اور عیبوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ تم نے محمد ﷺ کے قریب نہیں جانا۔اس لئے کہ

خلقت مبرا من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء۔

نبی ﷺ کا حسن حضرت عائشہؓ کی زبانی:

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں

لَـنَـا شَـمْـسٌ وَلِلْآفَـاقِ شَـمْـسٌ
فَشَـمْـسِـيْ خَيْـرٌ مِّـنْ شَـمْـسِ السَّمَـاءَ
فَشَـمْـسُ الـنَّـاس تَـطْـلُـعُ بَـعْـدَ فَجْـرٍ
وَشَـمْـسِـيْ تَـطْـلُـعُ بَـعْـدِ الْـعِشَـاءِ

کہ ایک ہمارا سورج ہے ایک آسمان کا سورج ہے۔ پس میرا سورج آسمان والے سورج سے بہتر ہے۔ لوگوں کا سورج فجر کے بعد طلوع ہوتا ہے اور میرا سورج عشاء کے بعد طلوع ہوتا ہے

حضرات محترام! آسمان کا سورج صرف دن کو چمکتا ہے اور یہ سورج دن کو بھی چمکتا ہے اور رات کو بھی چمکتا ہے آسمان کا سورج گرہن ہو سکتا ہے لیکن محمد ﷺ ایک ایسا سورج ہے جو اس چیز سے پاک ہے۔

آسمان کا سورج قیامت کے دن بے نور ہو جائے گا لیکن محمد ﷺ ایک ایسا سورج ہے جو قیامت والے دن بھی روشن ہو گا قرآن میں اللہ تعالیٰ نے سورج کو سراج کہا اور چاند کو منیر کہا اور محمد ﷺ کو سراج منیر کہا اس بات سے اشارہ اس طرف ہے کہ سورج کی روشنی دن کو ہے چاند کی روشنی رات کو ہے لیکن سرکار دو عالم کی روشنی دن کو بھی ہے رات کو بھی ہے اسی لئے تو کہا

لَـنَـا شَـمْـسٌ وَلِلْآفَـاقِ شَـمْـسٌ
فَشَـمْـسِـيْ خَيْـرٌ مِّـنْ شَـمْـسِ السَّمَـاءَ
فَشَـمْـسُ الـنَّـاس تَـطْـلُـعُ بَـعْـدَ فَجْـرٍ
وَشَـمْـسِـيْ تَـطْـلُـعُ بَـعْـدَ الْـعِشَـاءِ

حسن مصطفیٰ ﷺ جبرائیلؑ کی زبانی:

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کو حضرت جبرائیلؑ نے کہا کہ میں تمام مشارق و مغارب پھرا لیکن میں نے حضور سرور کائنات حضرت محمد ﷺ سے افضل کسی کو بھی نہیں دیکھا۔

Scanned with CamScanner

اسی کو کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

معراج میں جبرائیل سے تھے پوچھتے شاہِ امم
تو نے تو دیکھا ہے جہاں بتلاؤ تو کیسے ہیں ہم
کہنے لگے روح الامین اے مہ جبیں حق کی قسم
آفاقہا گردیدہ ام مہرِ بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزِ دیگری
اللہ کے محبوب سے کس کو مجال ہمسری
حق نے کی ہے عطا سب سروروں کی سروری
آپؐ پر ہے ختم سب پیغمبروں کی پیغمبری
تو از پری چابک تری واز برگِ گل نازک تری
ہر چند و صفت میکنم حقا عجائب دلبری
رخِ مصطفیٰ ﷺ ہے وہ آئینہ کہ ایسا دوسرا آئینہ
نہ کسی کی بزمِ خیال میں نہ دکانِ آئینہ ساز میں
ادھر لاکھوں ستاروں سے بزمِ کہکشاں روشن
ادھر اک شمع روشن ہے کہ ہیں دونوں جہاں روشن

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

Scanned with CamScanner

ادارہ تالیفاتِ ختمِ نبوت کی مطبوعات